فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۳ صلح ۱۳۴۳ ہش ، ۱۷ شعبان ۱۳۸۳ھ ، ۳ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ جنوری ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو انفلوائنزا کی تکلیف زیادہ رہی ، حرارت بھی ہوگئی تھی ۔ رات نیند آگئی مگر دو دفعہ بیداری ہوئی ۔ اس وقت بھی زکام اور انفلوائنزا کی وجہ سے تکلیف ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ظاہر و باطن میں اسلام کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے

جو شخص دوسری قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے آہستہ آہستہ وہ اس کے دیگر اطوار کو بھی پسند کرنے لگتا ہے

"انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ، ویسے ہی ظاہر میں بھی دکھانا چاہیئے ۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے جنہوں نے آج کل علی گڑھ میں تعلیم پاکر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے ۔ حتیٰ کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی عورتیں بھی انگریزی عورتوں کی طرح ہوں اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنیں ۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع و اطوار حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے ۔ اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے ۔"

چھری کانٹے سے کھانے کے ذکر پر فرمایا کہ :-

"شریعت نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے منع تو نہیں کیا ہاں تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے ۔ اس خیال سے کہ اس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو ۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے ۔ مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے ۔ کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہونچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے ۔ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے ۔ ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ کھانا میز پر لگا دو اور اسپر کھا لیا کرتے ہیں اور صف پر بھی کھا لیتے ہیں چارپائی پر بھی کھا لیتے ہیں تو ایسی باتوں میں صرف گزارہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔"

(الملفوظات جلد چہارم ۳۸۹ ، ۳۸۸)

وقفِ جدید سال ہفتم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام آپ ۲ جنوری ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔ وقفِ جدید سال ہفتم کے وعدہ جات اپنی جماعت کے تمام افراد سے لے کر جس قدر جلد ممکن ہو بھجوا دیں ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

والدین اپنی اولاد کے ایمانوں کی فکر کریں

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اللہ تعالےٰ نے ہم پر صرف اپنی ذات ہی کی ذمہ داری نہیں ڈالی بلکہ ہماری اولاد کی ذمہ داری بھی ڈالی ہے ۔ فرماتا ہے قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کہ اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل و عیال اور بچوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو ۔ افسوس ہے کہ بہت سے والدین اس خدائی حکم کی طرف توجہ نہیں دیتے اور جس طرح اپنی اولاد کی دنیوی بہتری کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں ۔ ان کی دینی حالت اور عاقبت کو درست کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے ۔ یہ اپنی اولاد سے ہمدردی نہیں ۔ چاہیئے کہ ہر ایماندار اصل فکر اس بات کی کرے کہ اس کی اولاد میں ایمانداری اور تقوےٰ پیدا ہو چونکہ ہر احمدی اس قابل نہیں ہوتا یا اس کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ اس کی دینی تربیت خود کر سکے اور نہ ہی ہر ایک میں اتنی استطاعت ہوتی ہے کہ وہ استاد رکھ کر اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلا سکے ۔ اس لئے خدام الاحمدیہ نے بچوں کی تربیت کے لئے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا ہوا ہے ۔ ہر احمدی جس کے بچے ہیں اس کے لئے لازمی ہے کہ اس رسالہ کو خریدے ۔ اگر آپ کے بچے سات سال کی عمر سے یہ رسالہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو یقین ہے کہ ۱۵ سال کی عمر تک ان میں دینی رنگ اتنا پختہ ہو جائے گا کہ دنیاداری کی رَو ان کو ایمان سے متزلزل نہیں کر سکے گی ۔ پس اس طرف سے غفلت نہ برتیں ۔ اس میں آپ کا اور آپ کی اولاد کا بھلا ہے ۔

مرزا رفیع احمد ۱۹/۱۲/۶۳

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جنوری ۶۴ء

افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایک خبر

"کراچی ۲۰ دسمبر:- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ رابطۂ عالم اسلامی نے اپنے حالیہ اجلاس میں ...... اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک ہمہ گیر منصوبہ تیار کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کرنے کا پروگرام بھی طے کیا گیا۔" (ایشیا ۱۲/۶۳ ۲۸)

ہمارے لئے یہ نہایت ہی خوشی کی خبر ہے۔ الحمد للہ کہ مسلمان اہل علم حضرات آخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریقوں کو اختیار کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں ہمیں ابھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا منصوبہ ہے جو رابطہ عالم اسلامی نے بنایا ہے تاہم یہاں ... کچھ مشورہ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اول بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے مشرقی افریقہ میں بھی جماعت احمدیہ نے اسلامی مشن قائم کئے ہوئے ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر مقام کی طرح یہاں بھی عیسائی پادریوں کا ... ... بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے۔

ہم نے شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ سے خاص طور پر ایک مضمون لکھوا کر حال ہی میں الفضل میں شائع کیا ہے جس سے جماعت احمدیہ کی وہاں سرگرمیوں کا حال اچھی طرح واضح ہو سکتا ہے۔

بے شک بعض لوگوں کو جماعت احمدیہ کے بعض عقائد سے اختلاف ہے۔ جہاں تک یہ اختلافات ناگزیر ہیں وہاں تک ہم آپ سے کچھ عرض نہیں کرنا چاہتے مثلاً امتی نبوت اور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا مسیح موعود ہونا جب تک خدا تعالیٰ کی مرضی سے آپ اس عقیدے کو اختیار کرنے پر مجبور نہیں۔ اور ایک حد تک یہ ضروری بھی نہیں کہ افریقہ میں عیسائیوں کے مقابلہ میں تبلیغ کرنے کے لئے آپ اس عقیدہ کو اختیار کریں۔ اگرچہ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ اب بغیر اس کے صحیح معنوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا جب تک انشراح نہ ہو اس عقیدہ کو اختیار کرنا ممکن نہیں۔ اس کے باوجود ایک مسلمان عالم غیر مسلموں میں کلمۃ اللہ پہنچانے کا فریضہ ایک حد تک ضرور ادا کر سکتا ہے اس لئے ہم آپکو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم صرف یہ امید رکھتے ہیں کہ اگر آپ احمدیوں کے ساتھ اس کے متعلق وہاں بحث نہ چھیڑیں تو تبلیغ اسلام کے لئے اچھا ہے۔ اور اس عقیدہ کے متعلق احمدیوں کو اپنے طریق پر تبلیغ کرنے میں مخل نہ ہوں تو نتائج ضرور اچھے پیدا ہوں گے۔ یہ ہم اس لئے نہیں کہتے کہ خدانخواستہ ہمارا عقیدہ فی الحقیقت غیر ضروری ہے۔ بلکہ محض اس لئے کہتے ہیں کہ اگر وہاں بھی آپ لوگوں نے یہی بحثیں چھیڑ دیں تو اصل کام کو نقصان پہنچے گا اور جو کام اب تک احمدی وہاں کر چکے ہیں اس کو بھی ادھیڑ کر رکھ دیں گے۔ کیونکہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار دیکھ کر دشمن زیادہ دلیر ہو جائے گا یہ ہمارا صدق دلانہ مشورہ ہے خواہ آپ اسکو قبول کریں یا نہ کریں آپ کو اختیار ہے۔ جہانتک ہمارا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ ہم کو تو بہرحال ہر رکاوٹ کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کا کام کرنا ہے۔ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو خاص طور پر اس کام کیلئے کھڑا کیا ہے۔ ہم کسی طرح بھی اس کام سے باز نہیں رہ سکتے خواہ ہمارے راستہ میں مشکلات کے کتنے پہاڑ کھڑے ہو جائیں۔ ہماری اس خصوصیت سے تمام دنیا عموماً اچھی طرح واقف ہو چکی ہے سو یہ بات تو یوں ہے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان بعض ایسے اختلافات ہیں جو ناگزیر نہیں ہیں مثلاً وفات مسیح ناصری علیہ السلام۔ عیسائیوں کے ساتھ معاملات میں یہ مسئلہ بڑا نازک ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ وفات مسیح میں حیات اسلام ہے لیکن آپ لوگوں میں بہت سے ایسے اہل علم حضرات بھی موجود ہیں جو حیات مسیح ناصری علیہ السلام کے قائل نہیں۔ اور ویسے ہمارے نزدیک بھی یہ مسئلہ اسلامی بنیادی اصولوں میں سے نہیں ہے اور نہ آپ کے نزدیک اس کی یہ حیثیت ہے تاہم ہمارے نزدیک ہمارا عقیدہ موجودہ عیسائیت کو ختم کرنے کے لئے تیر بہدف ہے جیسا کہ بڑے بڑے عیسائی پادریوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہی حضرت مسیح ناصری کی دوبارہ حیات اور آسمان پر صعود پر ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ آپ قدرتی موت مر چکے ہیں تو موجودہ مسیحیت کا تمام تانا بانا پراگندہ ہو جاتا ہے لہذا اگر آپ لوگوں نے حیات مسیح کے عقیدے کو عیسائیوں کے مقابلہ میں قائم رکھا تو یقیناً آپ کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب آپ حیات مسیح کا اقبال کر لیں گے تو ان کے لئے الوہیت مسیح کا عقیدہ ثابت کرنا نہایت آسان ہو جائیگا اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام ثابت کریں۔ اس سے اسلام کے بنیادی اصولوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ مصلحتاً ایسا کریں کیونکہ یہ تو منافقت ہو گی لیکن ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس پر پھر غور کریں۔

تیسری بات جو اس ضمن میں ہم بطور مشورہ آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ پادریوں کا سب سے کاری ہتھیار جو وہ اسلام کے خلاف استعمال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کا مرہون منت ہے۔ یہ مسئلہ بھی ایسا ہے جس کے متعلق رابطہ عالم اسلامی کے کارپردازوں کو بہت غور و تدبر سے کام لینا چاہیئے۔ ہمیں یہاں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی تصنیفات میں ایسی باتیں لکھ دی ہیں جو عیسائیوں کیا تمام دنیا کے مذہبی لوگوں کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کے راستہ میں بھاری پتھر بن گئی ہیں۔ ان کے بہت سے حوالے ایسے پیش کئے جا سکتے ہیں جن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام تلوار کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ مثلاً آپ نے اپنی کتاب الجہاد فی الاسلام میں کہا ہے کہ جب تک پہلے تلوار سے قلبہ رانی نہ کی جائے تبلیغ کا بیج نہیں اگ سکتا۔ یہاں تک کہ آپ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی نعوذ باللہ یہی الزام لگایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"پس جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بناتا ہے اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا کوئی حصہ نہیں ہے حقیقت ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے اور تلوار کا کام قلبہ رانی۔ پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے تاکہ اس میں بیج کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے تاکہ وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصود حقیقی ہے۔ ہم کو دنیا کی پوری تاریخ میں کسی ایسی تہذیب کا نشان نہیں ملتا جس کے قیام میں ان دونوں عناصر کا حصہ نہ ہو۔ تہذیب کی کسی خاص شکل کا کیا ذکر ہے خود تہذیب کا قیام ہی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک قلبہ رانی اور تخم پاشی کے یہ دونوں عمل اپنا اپنا حصہ ادا نہ کریں۔ کوئی شخص جو انسانی فطرت کا مزشناس ہے اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہے کہ جماعتوں کی ذہنی و اخلاقی اصلاح کے سلسلہ میں ایک وقت ایسا ضرور آتا ہے جبکہ قلب و روح کو خطاب کرنے سے پہلے جسم و جان کو خطاب کرنا پڑتا ہے۔"
(الجہاد فی الاسلام ص ۱۴۲-۱۴۳)

یہ اور اس قسم کی بیسیوں باتیں مودودی صاحب نے اپنی مختلف تصنیفات میں فرمائی ہیں جن سے دشمن اسلام سخت ناجائز فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ تمام باتیں مغربی مستشرقین کے اسلام پر اس اعتراض کی زوردار تائید کرتی ہیں کہ اسلام تلوار کی نوک پر منوایا گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی دیوار ہے جو مودودی صاحب نے نادانی سے اسلام کی اشاعت میں کھڑی کی ہے۔ اگر رابطہ عالم اسلامی کی تبلیغی مہم نے اس اعتراض کے جواب کے لئے پورا پورا اہتمام نہ کیا اور مودودی صاحب کے نظریہ تشدد کی پُرزور تردید نہ کی تو یقیناً ان کی تبلیغی مہم ہی ناکامیاب نہ ہو گی بلکہ اسلام کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہو گی۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ہمیں بے شک بڑی خوشی ہے کہ رابطہ عالم اسلامی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی مساعی کرنا چاہتا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے اس کاروبار میں ہمیں سیاست کی بو آتی ہے۔ جو نہ صرف تبلیغ اسلام کے لئے سخت ضرر رساں ثابت ہو گی بلکہ عالم اسلامی میں رابطہ پیدا کرنے کی بجائے افتراق کی خلیج کو وسیع کرنیوالی ہو گی۔ اس کے متعلق ہم انشاءاللہ پھر کبھی وضاحت سے عرض کریں گے۔

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی افتتاحی تقریر

اپنی اولادوں کے قلوب میں دین و ایمان اور روحانیت کے بیج بونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرو

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور درود شریف پڑھنے کے بعد آپ نے یہ دعا پڑھی

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

اور پھر فرمایا:۔

السلام علیکم۔ آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلسہ سالانہ کی شرکت کے لئے آنا مبارک ہو۔ نیک نیتی لے کر آئے ہوں اور نیک ارادوں پختہ عزم سے نیکی اور روحانیت میں ترقیوں کے ساتھ جائیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو صفائی قلب اور صدق و صفا بخشے۔ حقیقی احمدیت کے پاک نمونے بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جو بہت بڑا صدمہ تھا۔ جماعت نے اعلیٰ نمونہ صبر و استقلال کا دکھلایا اور خدا تعالےٰ کی نصرت سے ترقی روز افزوں ہوتی چلی گئی۔ حضرت خلیفہ اول ؓ کی وفات کے موقعہ پر ایک اور زلزلہ آیا۔ مگر بفضلہ تعالےٰ بہت بڑا حصہ جماعت کا اس کے اثر سے محفوظ رہا اور دامن خلافت سے وابستہ رہنے والوں کی ترقی پر ترقی ہوتی گئی اور احمدیت کے تمام عالم کے گوشہ گوشہ میں بیج بوئے گئے۔ جس شان کی ترقی ہوئی وہ روز روشن کی طرح ہر دوست دشمن پر ظاہر ہے۔ اب ایک نازک وقت پھر آیا ہے۔ کہ آپ کے آقا خلیفۃ المسیح ثانی (شافی خدا ان کو کامل طاقت کے ساتھ شفا بخشے) عرصہ سے بوجہ علیل ہونے کے اس شوکت و جلال سے آپ کے سامنے آکر آپ کے قلوب کے زنگ صاف نہیں کرسکتے۔ آپ کی کمزوریوں پر اس طرح آپ کو بار بار توجہ نہیں دلا سکتے۔ تو جیسے ماں کے بیمار یا نظر سے اوجھل ہونے پر بچے زیادہ شوخیاں کرنے لگتے ہیں اور بے خوف سے ہوجاتے ہیں۔ یہی کیفیت خدا نہ کرے سب کی تو ہرگز نہیں مگر بعض کی ضرور نظر آرہی ہے۔

نیز بڑے بڑے بزرگ صحابہ مقدس روایات کے حامل۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اٹھائے ہوئے وجود۔ آپ کا چہرہ دیکھنے والے۔ آپ سے روحانیت کی نعمت حاصل کرنے والے ایک ایک کرکے رخصت ہوگئے۔ جو چند باقی ہیں اللہ تعالےٰ ان کو سلامت رکھے۔ مگر صورت حال یہی ہے کہ ؎

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

اب جبکہ آپ نے بہت کچھ کھو دیا ہے جو بقیہ ہے اس کی قدر کریں۔ دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ اس آئینہ کے دیکھنے والوں کو جس میں ہم نے پورے حسن و جمال کی شان کے ساتھ رسول اکرم (صلے اللہ علیہ وسلم) کا چہرہ دیکھا۔ اپنے خالق و مالک کا جلوہ دیکھا۔ اپنے فضل سے لمبا عرصہ ابھی اور ہم میں صحت کے ساتھ رہنے دے اور یاد رہے کہ اب یہ وقت سوچنے اور سنبھلنے کا ہے۔ آپ بھی سنبھل جائیں اور بڑا فرض یہ کہ اپنی اولادوں کو سنبھالیں۔ اس وقت اگر یہ رعب دجال میں آگئے اور محض ذہنی غلامی محض دنیا کے بندوں کی ان کے دل و دماغ پر حاوی ہوگئی۔ تو پھر خدا ہی حافظ ہے۔ خدا کے کام تو نہیں رکیں گے۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ کہ آپ اور آپ کی اولادیں اور صحابہ کی اولادیں تو محروم رہ جائیں محض اپنی نااہلی اور غفلتوں کی وجہ سے اور نئے لوگ نصرت دین کے لئے آگے بڑھیں اور انعامات الٰہی سے نوازے جائیں۔ یہ کتنی بدبختی ہوگی؟ ذرا سوچنے کی بات ہے۔ یہ وقت ہے کہ آپ اپنی اولادوں کے قلوب میں دین و ایمان اور روحانیت کے بیج بونے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ملفوظات اور بزرگان سلسلہ کی کتب حالات صحابہؓ وغیرہ خاص توجہ دے کر کثرت سے پڑھائیں۔ آپ بھی اپنی قدر و قیمت کو پہچانیں اور ان کو بھی ان کی قدر بتائیں۔ احمدیت کے نام کی عزت رکھنے والے بنائیں تو وہ دوسروں سے مرعوب بھی کیوں ہوں؟ انہوں نے تو زمانہ پر سکہ نیک نمونوں سے بٹھانا ہے وہ غیروں کے پیچھے کیوں چلیں؟ عام رَو میں کیوں بہتے چلے جائیں۔ یہ کمزوری محض اپنا منصب نہ پہچاننے اور اپنی تعلیم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے پیدا ہورہی ہے۔ گو بفضلہ تعالیٰ اکثریت تو نہیں مگر جتنی بھی ہوں ہمارے نقطۂ نظر سے تو بہت ہی ہیں کہ بعض خواتین اور لڑکیاں پردہ ترک کر رہی ہیں۔ بے حجاب باریک دوپٹوں میں باہر پھرتی دیکھی جاتی ہیں۔ کیا یہی اسلام و احمدیت کی تعلیم تھی جو لڑکیوں کو مائیں بتا اور سکھا رہی ہیں؟ اور باپ حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ حیرت ہے کہ ان معاملات میں مردوں کا قوام ہونے کا دعوےٰ کس کونے میں چھپ جاتا ہے؟ ضرورت پر کسی کام سے تو اسلام نے نہیں روکا۔ اور کونسا کام ہے جو چادر یا برقعہ میں نہیں ہوسکتا؟ صرف اپنے نفس کی کمزوری ہے۔

جوان لڑکیوں کو جب آپ ناواجب خلاف شریعت آزادی دیں گی۔ اور اس پر دینی تعلیم کی کمی ہوگی تو پھر آخر نتیجہ کیا نکلے گا؟ یہی کہ وہ گئیں ہاتھ سے۔ دو چار تو ایسے دردناک واقعات ہوئے ہیں کہ نیک احمدیوں کی اولاد کہلانے والی لڑکیوں نے اسی آزادی کے نتیجہ میں یہ دھبہ لگا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح حکم کے خلاف غیر احمدی سے شادی کرلی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اگر ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتیں اگر دینی مطالعہ ہوتا تو ایسی لڑکی اس فعل پر موت کو ترجیح دیتی۔ تمام عمر کنواری رہنا پسند کرتی مگر ایسا قدم ہرگز نہ اٹھاسکتی۔

کیسا سخت خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام اس بارہ میں دے چکے ہیں اور بار بار بزرگان سلسلہ کی جانب سے توجہ دلائی جاتی رہی ہے مگر حالت یہ ہے کہ اس کان سنا اس کان اڑا دیا۔ گویا ؎

"چکنے گھڑے پہ بوند پڑی اور پھسل پڑی"

خدا کے لئے سنبھلیے اپنی بچیوں کو سنبھالیے۔ یہ آپ کی ہی نہیں ایک طرح

قمر الانبیاء فنڈ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود جماعت کے لئے بے حد بابرکت تھا اور نافع الناس وجود تھا۔ آپ نہ صرف جماعت کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ درویشوں کی خدمت۔ ان کے اہل و عیال کی نگہداشت۔ طالب علموں۔ غریبوں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو ترغیب دیتے رہتے تھے۔

حضرت موصوفؓ نے ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت اور منظوری سے "قمر الانبیاء فنڈ" کے نام سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک مد کھولی گئی ہے۔ جس میں اس سلسلہ میں موصول شدہ جملہ رقوم جمع ہونگی اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظور فرمودہ کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہونگی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب جماعت سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے جو حضرت قمر الانبیاءؓ کو مرغوب تھے افسر صاحب خزانہ کے نام رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بچیاں آپ کے پاس امانت ہیں ان کی نیک تربیت کریں ان کے دلوں میں یہ امر نقش ہونا چاہیئے کہ یہ عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔ ان کو دنیا میں مل کر بھی دنیا سے الگ اپنا نمونہ دکھانا ہے۔ یہ احمدی گھروں کی بنیادی اینٹیں ہیں۔ ان کے ایمان پختہ ہونے چاہئیں تاکہ ان سے وہ نسل چلے جو تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے والی ہو اور اپنے ربِّ کریم و رحیم کے لئے جینے والے اسی کے لئے مرنے والے خادم دین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عاشقِ صادق مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے شیدا ان آئندہ بننے والی ماؤں کی گود سے پل کر نکلیں۔ خدا تعالےٰ ایسا ہی کرے۔ آمین

والسلام

حضرت الحاج شیخ منظور علی صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ —— نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت الحاج شیخ منظور علی صاحب مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ بوقت ساڑھے تین بجے سہپر البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور میں بعمر ۷۶ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۸۸۷ء میں بمقام لدھیانہ پیدا ہوئے تھے۔ آپ ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلۂ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ بہت مخلص، فدائی، اور دعا گو بزرگ تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد سے اپنے مکان واقعہ دار الصدر غربی ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ ۱۹۶۱ء سے دل کے عارضہ کے باعث صاحب فراش تھے لیکن مرض قابو میں تھا اور عمومی صحت خاصی اچھی تھی۔ ۸۔ دسمبر ۱۹۶۳ء کو اچانک Coronary Thrombosis کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے حالت بہت خراب ہوگئی۔ بر وقت علاج سے بفضلہ تعالےٰ اس خطرناک حالت سے بچ نکلے۔ اواخر دسمبر میں پھر طبیعت خراب ہوئی اور آپ کو بغرض علاج لاہور لے جایا گیا جہاں ۲۷۔ دسمبر کو ۳½ بجے سہپر آپ مولائے حقیقی سے جاملے۔

اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ ۲۸۔ دسمبر کو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ گاہ میں ہی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جلسۂ سالانہ پر تشریف لائے ہوئے ہزاروں ہزار احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لیجا کر مرحوم کے جسد خاکی کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے دعا کرائی۔

حضرت الحاج مرحوم نے تین لڑکیاں اور چھ لڑکے نیز ۳۴ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب عدن، عزیز احمد شیخ صاحب کراچی، ڈاکٹر شمیم احمد شیخ صاحب لندن، ڈاکٹر اختر احمد ربوہ اور مشتاق احمد شیخ ربوہ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت الحاج مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام قرب عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین ٭

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

تعلق باللہ اور اس میں استقامت اسلام کا لبّ لباب ہے

عن سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولاً لا اسئل عنہ احدًا بعدک قال قل اٰمنت باللہ ثم استقم (مسلم)

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبد اللہ الثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھ کو اسلام کے بارے میں ایسا ارشاد فرمادیں کہ میں آپ کے بعد کسی سے بھی اس کے متعلق دریافت نہ کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کہہ کہ میں خدا تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس ایمان پر استقامت اختیار کر۔

تشریح: اسلام کے جملہ ارکان۔ احکام اور اوامر و نواہی کا لبّ لباب ایسا ایمان باللہ ہے کہ اس میں استقامت دکھا کر انسان ہمیشہ ہمیش اس پر قائم رہے اور زندگی کی ہر منزل میں اس اصل الاصول کو پیش نظر رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث دراصل اس قرآنی آیت کا عکس اور ظل ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

اسلام کا خلاصہ شرک بلکہ اس کے ابتدائی محرکات سے پاک ہونا اور ہر قسم کی احتیاط کرنا ہے۔ شرک سے پاک ہونا اور ایمان باللہ اختیار کرنا ہی انسان کو خدا تعالےٰ کا مقرب بنا سکتا ہے اور استقامت کے بغیر اس ایمان باللہ کی نہ تو تکمیل ہوسکتی ہے اور نہ ہی اس کے نتیجہ میں پھر ان کے اندر خاص تبدیلی ہوتی ہے اور اس کے خوشگوار نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کا حصول ناممکن الوقوع ہوتا ہے۔

آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد اسلامی معاشرہ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہر مسلمان کی ہر حرکت اور اس کا فعل رضاء ربانی کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اگر یہ روح پیدا ہوجائے تو ہر طرف اور ہر منزل میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔ یہ حدیث حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں حجت قاطعہ ہے مگر کن کے لئے؟ جو سرور کائنات فخر موجودات فداہ ابی و امی کے اس ارشاد کو سنتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور استقامت کی خوبی اختیار کرکے اپنے ماحول کو سراسر بابرکت بناتے ہیں۔

خاکسار شیخ نور احمد منیر۔ سابق مبلغ بلاد عربیہ

اعلان نکاح

مورخہ ۳۱ر دسمبر بعد نماز عصر برادرم بشیر احمد صاحب پروپرائٹر "بشیر اسٹوڈنٹ" گولبازار ربوہ کا نکاح ہمراہ بی بی بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں شاہ محمد صاحب چک ۹۸ جنوبی ضلع سرگودھا مبلغ یکصد روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے اور جانبین کے لئے خوشی اور راحت کا موجب بنائے۔ (نذیر احمد ناصر رکن ادارہ الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ دسمبر ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ر جنوری ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ر جنوری تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (مینیجر)

محترم لفٹننٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب کی وفات

مؤرخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو بروز جمعہ محترم لفٹننٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب، آف گجروال ضلع لدھیانہ حال محلہ دار النصر ربوہ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۱۲ء میں جبکہ آپ فوجی ملازمت کے سلسلہ میں افریقہ میں تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر سن کر بیعت کی تھی۔ اس سے پیشتر آپ نے جبکہ سکول میں تعلیم حاصل کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لدھیانہ میں زیارت بھی کی تھی۔ افریقہ سے واپس آکر آپ نے سلسلہ کے ساتھ بہت اخلاص دکھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر آواز پر لبیک کہنے والوں میں سے تھے۔ منارۃ المسیح کی تعمیر میں بھی حصہ لیا۔ چنانچہ آپ کا نام بطور یادگار منارۃ المسیح پر کندہ ہے۔ غرباء کا خاص خیال رکھتے تھے ہر سال جلسہ سالانہ پر ایک بڑی مقدار کپڑوں کی بنوا کر قادیان لایا کرتے تھے اور دار البرکات میں دے دیا کرتے تھے سلسلہ کے مخلص فدائی تھے باقاعدگی کے ساتھ تہجد ادا کرتے تھے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں سوائے ایک لڑکی کے سب بچے شادی شدہ ہیں احباب ان کے بچوں اور ان کی بیوہ کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۲۸ر دسمبر ۶۳ء کو بعد نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں مولانا شمس صاحب نے پڑھا اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے احباب ان کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں

(محمد عبد القدیر آف قاضی احمد ضلع نواب شاہ)

وفاتِ مسیح میں حیاتِ اسلام ہے

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۶ء

(۲)

مسیح موعود کی بعثت

اب وقت آگیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا پھر پورے جلال سے ایفاء فرماتے اور اسلام کی کشتی کو منجدھار سے نکال کر ساحل نجات پر پہنچاتے اور دردمندوں کی آہ وزاری کو سنے۔ چنانچہ اس نے اپنے فضل سے اپنے بندے حضرت احمد قادیانیؑ کو ایک چھوٹے سے گاؤں میں سے منتخب فرمایا اور اسے اس لئے کھڑا کیا تا وہ "یحی الدین ویقیم الشریعۃ" اسلام کو زندہ کرے اور شریعت اسلامیہ کو قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ اب اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہوگی اور اسلام تمام دینوں پر غالب ہوگا اور عیسائیت کا طلسم پاش پاش کردیا جائے گا اور یہ سب کچھ کس طرح ہوگا؟ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نہایت پُر شوکت الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مریگا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسےٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ یہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ۔ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے" ۱۸۹۷ء

تذکرہ صفحہ ۲۹۸ - صفحہ ۲۹۹

حضرات! ازل سے مقدر تھا۔ کہ مسیح موعود کے ہاتھوں دجال تباہ کیا جائے گا۔ مسیح موعود کسر صلیب کرے گا۔ تیرہ سو برس سے صلحاء و ابرار اس عہد سعادت مہد کے لئے چشم براہ تھے۔ کسر صلیب کے معنے یہی تھے "فیبطل النصرانیۃ ویحکم بالملۃ الحنیفیۃ" (مرقاۃ شرح المشکوٰۃ) علامہ عینی لکھتے ہیں:۔

فتح لی ھنا معنی من الفیض الالٰہی وھو ان المراد من کسر الصلیب اظہار کذب النصاریٰ حیث ادعوا ان الیہود صلبوا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی خشب (عینی علی البخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴)

کہ عیسائیت کا ابطال کیا جائے اور اسلام کو غالب کیا جائے شارح البخاری فرماتے ہیں کہ مجھے کسر صلیب کے معنے الہاماً یہ بتائے گئے ہیں کہ مسیح موعود آکر ثابت کر دے گا کہ عیسائیوں کا یہ زعم سراسر باطل ہے کہ حضرت مسیحؑ کو یہودیوں نے صلیب پر مار دیا تھا گویا صلیبی موت کی تردید اور عیسائیوں نے مسیح موعود کو جو آسمانوں پر زندہ بٹھا رکھا ہے اس کا ابطال کرکے اس کی طبعی وفات ثابت کر دینا ہی کسر صلیب ہے اور اسی عقیدہ سے اس زمانہ میں عیسائیت کا مقابلہ کیا جائیگا گویا وہ غلط خیال جو مسیح کی غیر معمولی زندگی کا قرون وسطیٰ میں مسلمانوں میں درایج کر دیا گیا تھا اسے باطل قرار دیکر مسیح کی وفات کا اعلان کر دیا جائیگا اس عقیدہ کے دلائل و براہین کے رو سے ثابت ہو جانے سے عیسائیت کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہو جائے گا۔

اناجیل میں لکھا ہے:۔

(الف) "تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے اسے صلیب دلوا کر مار ڈالا لیکن خدا نے موت کے بند کھول کر اسے جلایا" (اعمال $\frac{2}{22-23}$)

(ب) پولوس لکھتا ہے کہ:۔

"اگر مسیح نہیں اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور ہمارا ایمان بھی بے فائدہ" (ا۔ کرنتھیوں $\frac{15}{14}$)

مشہور امریکی پادری ڈاکٹر زویمر لکھتے ہیں:۔

کیف یتبرر الانسان عند اللہ؟ والجواب بواسطۃ موت المسیح الکفاری فقط لیس من طریق اٰخر ولا من انجیل اٰخر فاذا کان ایماننا ھذا خطاء کانت مسیحیتنا بجملتھا باطلۃ"

(الصلیب العجیب فی فخر الصلیب مطبوعہ مصر صفحہ ۱)

ترجمہ:۔ انسان اللہ کے ہاں کس طرح پاک ٹھہر سکتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ صرف مسیح کی کفارہ والی یعنی صلیبی موت کے عقیدہ کے واسطہ سے، نہ کسی اور طریق سے اور نہ کسی اور انجیل سے اگر ہمارا یہ ایمان (یعنی صلیبی موت پر ایمان) غلط ثابت ہو جائے تو پھر ہماری ساری مسیحیت ہی باطل ثابت ہو جائے گی"۔

موجودہ عیسائیت کی بنیاد

پس موجودہ عیسائیت کی بنیاد صلیبی موت اور پھر مسیح کی آسمانوں پر زندگی کے عقیدہ پر ہے اسے باطل کر دینے سے عیسائیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔ اور وہ عیسائیت اور پادری جو اسلام اور مسلمانوں کے سینوں پر چڑھے ہوتے ہیں۔ ہزیمت خوردہ حریف کی حیثیت اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تضرعات کو سنکر آپ کو جہاں یہ بشارت دی کہ اسلام غالب ہوگا۔ اور عیسائیت شکست کھائیگی وہاں آپ کو دلائل کے وہ ہتھیار بھی عطا فرمائے جن کے مقابلہ کی پادریوں میں ہرگز طاقت نہ تھی اور نہ ہے۔ ان میں سے بنیادی ہتھیار حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طبعی موت کا عقیدہ ہے آپ نے از روئے اناجیل و تاریخ صلیبی موت کی تردید کرکے دلائل قاہرہ سے ثابت فرمادیا کہ حضرت مسیحؑ صلیب سے بچ کر کشمیر کی طرف ہجرت کر کے آگئے تھے اور یہیں پر سرینگر میں فوت ہو کر محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔ یہ ہتھیار عیسائیت کے زہر کے لئے تریاق اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کردو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے۔ جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے تمہیں کچھ ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کردو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کردوگے اور عیسائیوں کے دلوں پر نقش کردو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے اس لئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وکان وعد اللہ مفعولاً انت معی وانت علی الحق المبین انت مصیب ومعین للحق۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۲)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا اظہار حقیقت

حضرات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابطال نصرانیت کے لئے جو ہتھیار دیا گیا۔ یعنی حضرت عیسٰے کی صلیبی موت کی تردید اور ان کی طبعی وفات کا اثبات۔ یہ آسمانی حربہ کتنا کارگر اور کتنا مؤثر ثابت ہؤا اور اس سے اسلام اور مسلمانوں کو کتنا فائدہ پہنچا اور اس آسمانی حربہ کے سامنے عیسائی پادری کس طرح شکست کھا کر بھاگے۔ اس کا ذرا سا اندازہ پیش کرنے کے لئے میں آپ کے سامنے اہلسنت والجماعت کے ایک بہت بڑے عالم جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا (جنہیں ہزاروں تعلیم یافتہ لوگ بھی اپنا "مرشد" کہتے ہیں) ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ وہ اپنی تفسیر القرآن کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اس زمانہ میں پادری لفرائی پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں نے روپیہ کی بڑی مدد کی اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا اسلام کی سیرت و احکام پر جو اس کا حملہ ہؤا وہ تو ناکام ثابت ہؤا کیونکہ احکام رسول اور سیرت رسول اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر اُن کا ایمان تھا یکساں تھے ۔۔۔۔ مگر حضرت عیسٰےؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ثابت ہؤا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسے کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کرو۔ اس ترکیب سے اس نے لفرائی کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کا پیچھا چھوڑانا مشکل ہو گیا اور اسی ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی"۔ (دیباچہ تفسیر القرآن از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ص۲۰)

حضرات! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ آسمانی حربہ کا باطل کے لئے مہلک ثابت ہونا سب کو تسلیم ہے اپنے و بیگانے اس کی روحانی تاثیروں کے معترف ہیں اسے عیسائیت کے ابطال کے لئے واحد کارگر حربہ یقین کرتے ہیں۔ مگر ہنوز ایک طبقہ اس وہم میں مبتلا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ کوئی انسانی "ترکیب" ہے۔ جسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے محض عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے خود ایجاد کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ عام مسلمانوں کی طرح پہلے حضرت عیسٰے علیہ السلام کو زندہ مانتے تھے اور ان کی جسمانی آمد کے قائل تھے۔ آپ نے براہین احمدیہ میں اسی عقیدہ کا تذکرہ فرمایا ہے مگر جب خدا کی وحی نے آپ پر ظاہر فرمایا کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں وہ آسمانوں پر زندہ نہیں ہیں اور قرآن مجید کی آیات میں ان کی وفات کا ذکر موجود ہے تو آپ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہؤا وہ محترم

شروع شروع میں اس اعلان پر علماء چیں بجبیں ہوئے بلکہ ابتداء میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فتویٰ کفر کی ایک وجہ یہ قرار دی گئی تھی۔ کہ آپ حضرت عیسٰےؑ کو فوت شدہ مانتے ہیں مگر قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہ کی تصریحات نیز عقلی دلائل اور واقعاتی شہادتوں کے سامنے حقیقت روز بروز روشن سے روشن تر ہوتی گئی اور اب ایک بہت بڑا طبقہ سنجیدگی سے یہ تسلیم کر رہا ہے کہ فی الواقع قرآن مجید سے حضرت عیسٰےؑ کی وفات ثابت ہے۔ عنقریب یہ حقیقت اور بھی آشکار ہو جائے گی

عقیدہ وفات مسیح کی اہمیت

حضرات! ہمارا عقیدہ ہے کہ وفات مسیح میں حیات اسلام ہے اسلئے یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں یہ کسی حالت میں بھی نظر انداز کئے جانے والا مسئلہ نہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ نہایت ٹھوس بنیاد پر قائم ہے۔ اسلام کی زندگی کے معنے یہ ہیں کہ اس کی کتاب قرآن مجید زندہ کتاب ہے۔ اس کا رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہے اس کا پیش کردہ خدا زندہ خدا ہے وحدہٗ لا شریک ہے۔ ان تینوں کی زندگی سے اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مگر حضرت عیسٰےؑ کی جسمانی زندگی کا نظریہ ان تینوں کی زندگی کے منافی اور متضاد ہے۔

اوّل۔ قرآن مجید نے نہایت صراحت سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو بیان فرمایا ہے تیس آیات سے وفات مسیح ثابت ہے

(باقی)

اطفال الاحمدیہ کا ضروری پروگرام

۱۔ تمام مجالس اس سال کی پہلی ششماہی کم از کم ایک بار یوم والدین منائیں۔ نمونہ کا پروگرام مرکز سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ والدین کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے

۲۔ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ تمام مجالس اطفال کو انفرادی طور پر بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور اجتماعی طور پر بھی اس میں شامل ہوں۔ اجتماعی صورت میں کم از کم وعدہ -/۵ روپے ہو۔

۳۔ اس سہ ماہی میں کم از کم ایک بار ہر مجلس علمی مقابلہ جات کرے۔ تاکہ اطفال میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔ اور مستقبل میں جماعت کے لئے مفید ثابت ہوں۔

(نائب مہتمم تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بچوں کی تربیت کا ایک اچھوتا طریق

(اقتباسات از تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے۔ کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ

(چندہ تحریک جدید)

لکھوایا کریں۔ اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں۔ کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے ۔۔۔ ۔۔۔ بہرحال انہیں بتا دیا کریں کہ ہم نے تمہاری طرف سے بھی تحریک جدید کا چندہ لکھوا دیا ہے۔

اب تم بھی اس تحریک کے ایک مجاہد ہو"

"بعض لوگ بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں۔ لیکن انہیں بتاتے نہیں اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بچے کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے۔ جب تم اسے کہو گے کہ جاؤ تم اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا چندہ کیا ہوتا ہے۔ اور جب تم چندہ کی تشریح کرو گے۔ تو وہ پوچھے گا۔ یہ چندہ کیوں ہے پھر تم اس کے سامنے اسلام کی مشکلات اور اس کی خوبیاں بیان کرو گے۔ پس بچہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوال کرتا ہے اگر تم ایسا کرو گے تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہو گی اور بچپن سے ہی ان کے اندر اسلام کی خدمت کی رغبت پیدا ہو گی"۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اطفال الاحمدیہ ایبٹ آباد کی نیک مثال

مکرم محمد افضل صاحب ہاشمی ناظم اطفال ایبٹ آباد سے مقامی اطفال کی طرف سے ۵۰۔ام روپے کا وعدہ تحریک جدید ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"الحمد للہ کہ مجلس اطفال کے تمام اطفال نے تحریک جدید میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اطفال وعدہ لکھواتے وقت بے حد مسرور پائے جاتے رہے کہ وہ بھی اس جہاد میں اپنے بزرگوں سے پیچھے نہیں ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے جملہ مجالس اطفال کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کی توفیق بخشے قارئین کرام سے اطفال ایبٹ آباد اور ان کے فعال عہدیداروں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے متعلق بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ ان کے زخم کے ٹانکے کھل چکے ہیں اور صحت رو بہ ترقی ہے۔ احباب ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں (حسن محمد خان نائب وکیل التبشیر)

۲۔ محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کی والدہ محترمہ کی صحت علیل ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ ڈاکٹر عبدالشکور ریڈیو اینڈ الیکٹرک سٹریم ناظم عبدالشکور صاحب نے اس سلسلہ میں ایک سال کے لئے کسی ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء) (مینیجر الفضل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی:۔ یکم جنوری۔ آئندہ ششماہی کے لئے درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے اس پالیسی کے تحت بادلن اشیاء کھلے عام لائسنس پر درآمد کی جا سکیں گی۔ ملک میں اشیاء صرف کی مقدار بڑھانے کے لئے درآمد میں کئی ایک آسانیاں پیدا کی گئی ہیں۔ اشیاء صرف صنعتی اور دوسری خاص ضرورتوں کے لئے درآمد کے سلسلہ میں زیادہ نرم پالیسی رکھی گئی ہے کھلے عام لائسنس کی پہلی فہرست سے عمارتی اور انجینیرنگ کے سامان کو خارج کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ تین نئی اشیاء رکھی ہیں یہ اشیاء برک والا ٹینڈ کشتیوں کے انجن اور ان کے پرزے دونوں مشرقی پاکستان کے لئے) اور نائیلون کے جال شامل ہیں۔

سری نگر۔ یکم جنوری۔ سخت سردی اور برفباری کے باوجود کل ہزاروں کشمیری مسلمان سری نگر کے کوچہ و بازار میں مظاہرے کرتے رہے، مظاہرین نے سیاہ جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے وہ سینہ کوبی اور آہ و بکا کر رہے تھے حضرت بل سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی چوری کے بعد سے اب تک سری نگر میں زندگی جامد و ساکت ہے بھارتی حکومت نے اپنے محکمہ سراغرسانی کے سربراہ کو سری نگر بھیج دیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ سنٹرل بورڈ آف انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر مسٹر بی این ملک اس امر کی تفتیش کریں گے کہ موئے مقدس کی گمشدگی اور اس کے بعد ہونے والی گڑبڑ کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد تو نہیں ہے پیر کو چوتھے دن بھی دفاتر اور دکانیں بند رہے اور بسیں بھی بند رہیں۔ پولیس نے کہا ہے کہ پیر کے روز نکالے جانے والے جلوس پرامن تھے اور ہفتہ کے دن کی طرح کوئی ہنگامہ نہیں ہوا جس میں قریباً پچاس لاکھ روپے کی املاک تباہ ہو گئیں ان املاک میں سے زیادہ تر سابق وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے چھوٹے بھائی بخشی عبدالرشید کی ملکیت تھیں۔ گزشتہ شب سری نگر میں پھر کرفیو نافذ کر دیا گیا سرکاری عمارتوں اور بنکوں پر مسلح دستے متعین کر دیئے ہیں جموں و کشمیر ملیشیا کے دستے لال چوک پر ڈیوٹی دے رہے ہیں جہاں کہ ہفتہ کے روز فساد بھی ہو گیا تھا۔

راولپنڈی یکم جنوری۔ کنٹرولر درآمد برآمد نے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایسی صنعتوں کے معاملہ پر مسلسل نظر رکھتی ہے جو بونس اسپورٹس کے ذریعہ اپنی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں حکومت نے سوتی کپڑے کی صنعت کو اس کی خام مالی اور پرزوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بونس کی فہرست پر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے سوت پر بونس کی شرح دس فی صد سے بڑھا کر بیس فی صد اور پوری طرح تیار شدہ کپڑے پر یہ شرح تیس فی صد سے بڑھا کر چالیس فی صد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جاکرتہ یکم جنوری صدر سوئیکارنو نے انڈونیشی پریذیڈیم کو ہدایت کی ہے کہ دوسری ایشیائی افریقی کانفرنس منعقد کرنے کے لئے ابتدائی تیاریاں فوری طور سے شروع کر دی جائیں یہ پریذیڈیم تین نائب وزرائے اعظم پر مشتمل ہے اس کا اعلان کل یہاں نائب وزیر اعظم نے ایک کانفرنس میں کیا صدر سوئیکارنو اور دوسرے دو نائب وزرائے اعظم بھی پریس کانفرنس میں موجود تھے۔

مقدونہ (شمالی نائیجیریا) یکم جنوری۔ وزیر اعظم نائیجیریا سر احمد بیلو نے یہاں اعلان کیا کہ پاکستان متحدہ عرب جمہوریہ اور بھارت نے شمالی نائیجیریا کو اقتصادی ترقی کے میدان میں ٹیکنیکل امداد دینے کا وعدہ کیا ہے ان ملکوں نے سرکاری سروسوں کے لئے تربیت یافتہ عملہ دینے کا وعدہ بھی کر لیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ بھارت نے پٹ سن بنولے کا تیل اور صابن بنانے والی فیکٹریوں کو قائم کرنے میں امداد کی پیش کش کی ہے۔

ڈھاکہ یکم جنوری۔ مشرقی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے سپیکر نے حزب اختلاف کی طرف سے صوبہ کے میڈیکل کالجوں میں گڑبڑ کے متعلق پیش کردہ چار تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہ دی جس پر حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئی صوبائی اسمبلی کے سرمائی سیشن میں حزب اختلاف کا یہ پہلا واک آؤٹ ہے۔

نکوسیا یکم جنوری۔ قبرص کے صدر اور نائب صدر کے درمیان جزیرہ کے ترک اور یونانی فرقوں کے تعلقات کے مستقبل پر شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے قبرص کے ترک رہنما نائب صدر ڈاکٹر کوچک نے اعلان کیا ہے کہ قبرص میں دونوں فرقوں کا یکجا رہنا قطعی طور پر ناممکن ہے آپ نے جزیرہ کی تقسیم کا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ہفتے جو خونریز فسادات ہوئے ہیں اور جن میں تین سو جانیں تلف ہوئی ہیں ان کے پیش نظر قبرص کے ترک اور یونانی باشندوں کا اشتراک محال ہو گیا ہے ایک سوال پر کہ آیا آپ خود جزیرے کی تقسیم پسند کرتے ہیں ڈاکٹر کوچک نے کہا کہ اسے تقسیم کیا جا سکتا ہے آپ نے بتایا قبرص کا آئین مردہ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر کوچک کے اس بیان کے چند گھنٹے بعد قبرص کے صدر میکاریوس نے ریڈیو پر قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں فرقوں کے درمیان اشتراک کو ناممکن قرار دینے کا خیال تباہ کن ہوگا

نئی دہلی:۔ آسام کے وزیر اعلیٰ مسٹر چلیہا نے بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لعل نندا سے ملاقات کی اس ملاقات میں آسام کے ان مسلمانوں کی بے دخلی کے سوال پر تبادلہ خیال کیا گیا جو بقول مسٹر چلیہا کے پاکستانی ہیں اور ناجائز طور پر سرحد پار سے آئے ہیں ریڈیو دہلی نے بتایا کہ مبینہ پاکستانیوں کو نکال باہر کرنے کی مہم کے بارے میں تبادلہ خیال کیا گیا۔

کراچی:۔ یکم جنوری باخبر ذرائع نے بتایا کہ پولینڈ نے پاکستان میں دو سیمنٹ اور دو شکر سازی کے کارخانے تعمیر کرنے کی پیش کش کی ہے یہ پیشکش پاکستان کے منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن کے حالیہ دورہ پولینڈ کے دوران میں کی گئی ہے۔

نئی دہلی:۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں کے خلاف عائد کردہ الزامات کے متعلق کھلی تحقیقات کی جائے گی یہ اعلان تحقیقاتی کمیشن کے چیئرمین سابق چیف جسٹس مسٹر ایس آر داس نے کیا انھوں نے بتایا کہ اگر کسی مرحلہ پر یہ محسوس کیا گیا کہ عوام میں اس سے جوش و خروش بڑھ رہا ہے جس سے عدالت کے ماحول اور امن متاثر ہونے کا خدشہ ہوا تو عدالت اپنے فیصلہ پر نظرثانی کرے گی۔

نئی دہلی:۔ یکم جنوری۔ ٹائمز آف انڈیا کی ایک خبر کے مطابق سابق مرکزی وزیر آبپاشی و برقیات حافظ محمد ابراہیم کو مشرقی پنجاب کا گورنر لگایا جا رہا ہے۔

اعلاناتِ نکاح

میری لڑکی عزیزہ منظور النساء ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ کا نکاح ہمراہ نذیر احمد صاحب شاد بی اے ایل ایل بی مانسہرہ بعوض سات ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۳ء بعد نماز مغرب و عشاء مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں پڑھا احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالے یہ رشتہ بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(محمد اسمٰعیل معتبر دار الصدر جنوبی ربوہ)

۲۔ چوہدری نصیر احمد صاحب ابن محترم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم سابق ملینجر نصرت گرلز سکول قادیان کا نکاح ہمراہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو نماز فجر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ کی پڑپوتی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ خاکسار

(چوہدری محمد تقی امیر جماعت ہائے احمدیہ کھریانوالہ سیالکوٹ)

نوٹ اس خوشی میں چوہدری محمد تقی صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا ایک خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینجر الفضل)

۳۔ میرے لڑکے عزیزم عزیز احمد طاہر ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ النصیر بی اے بی ٹی بنت مکرم سعد اللہ خان صاحب بک فیکٹری ایریا ربوہ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۳ء کو نماز عصر سے قبل مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا فرمادیں کہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت ہو۔

(عبداللطیف اوورسیر بک فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۴۔ میرے لڑکے عزیزم ریاض احمد سلیم کا نکاح مورخہ ۱۲ دسمبر ۶۳ء کو ہمراہ بشریٰ لئیق بنت میاں محمد حسین صاحب تخت بھائی گنج مردان بعوض مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ حق مہر مولوی آدم خان صاحب نے مسجد احمدیہ تخت گنج مردان میں پڑھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ بعد نکاح مولانا آدم خان صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار پیر حنیف احمد دکان نمبر F/168 کیمل پور)

مالی قربانی اطفال کی زندگی کا ثبوت ہے

گذشتہ سال ۶۳-۱۹۶۲ء میں ۲۶۹ مجالس اطفال الاحمدیہ کے بجٹ آئے تھے جبکہ ۸۰۵ مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں جن مقامات پر مجلس خدام الاحمدیہ تو قائم ہے لیکن مجلس اطفال الاحمدیہ کی کوئی شاخ نہیں وہاں کے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اس کی طرف خاص توجہ دیں اور فوراً اپنے ہاں مجالس اطفال الاحمدیہ قائم کریں۔

بجٹ بھیجنے والی مجالس میں سے بھی صرف ۱۰۰ کے قریب مجالس نے چندہ بھجوایا ہے۔ باقی نادہندگان مجالس کے ناظمین و مربیان اطفال سے پُر زور اپیل ہے کہ وہ ہر ماہ بالالتزام اپنا چندہ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

جہاں یہ امر خوشکن ہے کہ بعض چھوٹی اور بڑی مجالس نے اپنے بجٹ سے بڑھ کر چندہ ادا کیا ہے۔ وہاں یہ بات قابل افسوس بھی ہے کہ ان سے زیادہ مجالس نے بجٹ سے کم چندہ بھجوایا ہے۔ ان سے بھی ہماری یہی درخواست ہے کہ وہ بقایا جات کے ہمراہ ہر ماہ اپنا چندہ بجٹ کے مطابق بھجوایا کریں اور رپورٹ میں اس کا اندراج کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہمارا کام ——— اور ——— ہمارا فرض

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں)

"ہمارا کام بہت وسیع ہے اور ہم نے ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے اور یہ کام تقاضا کرتا ہے کہ ہم تحریک جدید کی طرف زیادہ توجہ کریں اور بیرونی مبلغین کو اتنا روپیہ بھجوائیں کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے دینی تبلیغی مہمات کو جاری رکھ سکیں۔"

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔"

ان ارشادات کے پیش نظر اپنا محاسبہ فرمائیے کہ کیا آپ نے اپنی مقدور بھر قربانی اپنے محبوب امام کے حضور محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر پیش کر دی ہے؟

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ وسلم واجعلنا منھم

(وکیل المال)

وعدہ کو چار گنا کر دینے کی مثال

مکرم مختار احمد سیکرٹری مال سرگودہا چھاؤنی مطلع فرماتے ہیں:۔

"مستری محمد لطیف صاحب نے امسال اپنا تحریک جدید کا وعدہ تقریباً چار گنا زیادہ کر دیا ہے یعنی اپنی ایک ماہ کی پوری تنخواہ کا وعدہ فرمایا ہے۔

وعدہ سال گزشتہ -/۳۱ روپیہ وعدہ امسال، رواں -/۱۳۵

اللہ تعالیٰ اس مجاہد کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

(وکیل المال اول)

قابل قدر اور ایمان افروز

جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اصحاب احمدؑ" کی کئی جلدیں میں نے مطالعہ کی ہیں ہر ایک جلد کو نہایت دلچسپ۔ قابل قدر سبق آموز اور ایمان افروز پایا۔۔۔۔ اور ساتھ ہی ملک صلاح الدین صاحب کے لئے دل سے دعا نکلتی۔ ان کی خدمت کی قدر کرنا زندہ اور ترقی کرنے والی احمدی جماعت کا کام ہے۔

(مینیجر اصحاب احمد۔ قادیان)

عہدیداران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن رحیم یار خاں

صدر:۔ منور احمد صاحب باجوہ متعلم بی۔ اے فائنل ایئر۔

نائب صدر:۔ میاں اقبال احمد صاحب راجن پوری بی اے فائنل ایئر۔ جنرل سیکرٹری:۔ اقبال احمد صاحب لیسمک بی اے فائنل ایئر۔ فنانشل سکرٹری:۔ عبد اللطیف صاحب۔ پبلسٹی سیکرٹری:۔ خادم حسین صاحب

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رحیم یار خاں)

سال نو مبارک ہو!

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں نظارت اصلاح وارشاد "سال نو مبارک باد" کا تحفہ پیش کرتی ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خدمت دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔

واضح رہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خیر امت کا کام ہے پس چاہیئے کہ جماعت کے سب احباب اپنے عمل سے ثابت کریں کہ وہ خیر امت کے لقب کے مستحق ہیں۔ خدا کی نواہی سے اجتناب کریں اور اوامر کو اپنے عمل میں لاویں اور سچی توحید جس پر نجات موقوف ہے کو اختیار کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے کہ میری بعثت کی غرض اسلامی توحید کا قیام ہے نیز آپ کا الہام ہے

"یحی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ)

کہ مسیح موعود (علیہ السلام) دین کو زندہ کرے گا اور شریعت اسلامیہ کو قائم کرے گا پس سچا نمونہ قائم کیا جائے اور اسلامی اخلاق رکھے جائیں۔ کان اللہ معکم۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اذکروا موتکم بالخیر

محترم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب مرحوم

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال)

جیسا کہ الفضل میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ محترم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب ۱۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو صبح سات بجے کے قریب اپنے مکان واقع محلہ دار البرکات ربوہ میں قریباً ۸۴ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حسب معمول تہجد کے لئے اٹھے تقاضائے حاجت کے بعد واپس اپنے کمرے میں آئے تو چارپائی پر گر پڑے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو بلوایا گیا مگر وقتِ مقدر آ چکا تھا کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور آپ نے سات بجے کے قریب جان جان آفرین کے سپرد کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے بعد سات بچے یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے پانچ صاحبزادے ہیں اور دو صاحبزادیاں۔ بڑی صاحبزادی مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ڈی او حسن ابدال کی اہلیہ ہیں

ڈاکٹر صاحب مرحوم بہت سی قابل رشک خوبیوں کے مالک تھے اگر آپ کے عزیزوں میں سے کوئی صاحب ہمت کرکے ان کی سوانح تحریر میں لے آئیں تو ان کی زندگی کے حسب ذیل پہلو یقیناً آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ازدیاد ایمان وعمل کا باعث ہوں گے

۱۔ سادہ زندگی اور تقویٰ شعاری میں آپ ایک نمونہ تھے آپ فوج میں ایک کیپٹن کے عہدے سے ریٹائر ہوئے لیکن انہیں ملنے والے جانتے ہیں کہ ان کی گفتار کردار اور لباس غرضیکہ ہر چیز سے سادگی ٹپکتی تھی

۲۔ مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے مریضوں کو اکثر بغیر فیس لینے کے دیکھا کرتے تھے تحریک جدید کے ایک مطالبہ کے پیش نظر آپ اپنے مریضوں کو اکثر سستے اور موثر علاج بتایا کرتے تھے

۳۔ پابندی صوم وصلوٰۃ کے ساتھ مالی قربانی میں مسابقت الی الخیرات کی روح کے ساتھ حصہ لیا کرتے تھے آپ نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آپ اگرچہ ۳۵ روپے پنشن پاتے تھے لیکن چندوں کا معیار بدستور اعلیٰ قائم رکھا اور ہمیشہ پیشگی چندہ ادا فرمایا۔ چنانچہ سال رواں کا چندہ تحریک جدید بھی بقدر /۱۰۱ روپے آپ پیشگی ادا فرما چکے تھے

ہمیں مرحوم کے ورثاء سے دلی ہمدردی ہے اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے قرب میں مقام خاص سے نوازے

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم عبد الحمید صاحب عارف کی اہلیہ صاحبہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔

ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے

خاکسار محمد شفیع نوشہروی

دار الرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴